سوال

(75) کیا پیر کے ہاتھ پر بیعت ضروری ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے انسان کو ضرور چاہیے کہ کسی اچھے پرہیز گار عالم کو اپنا پیر بنالے اس کے ہاتھ پر بیعت ہوجائے اور بکر کا خیال ہے کہ کوئی ضرورت نہیں پیر مقرر کرنے کی پیر تو قرآن وحدیث ہے اسی کو اپنا پیر بنالے کون حق بجانب ہے اور اللہ ورسول کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

:۔ کسی شخص کو پیر بنانا اور اس پر بیعت کرنا کسی مسلمان کے لئے بھی ضروری نہیں ہے پیری مریدی کے ضوری ہونے کی کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے اور ہندوستان کی موجود پیری مریدی تو مسلمانوں کی اصلاح وتربیت اور دینی ودنیوی سربلندو کامرانی کا ذریعہ بننے کے بجائے بالعموم صدقہ خوری اور نذرانے وصول کرکے غریب مریدوں کی جیبیں خالی کرنے کا ذریعہ اور پیروں کی عیاشی کا کامیاب وسیلہ ہے، حکیم مشرق سر اقبال نے سچ فرمایا ہے،

ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن

شہری ہو دہاتی ہو مسلمان ہے سادہ مانند بتاں پجتے ہیں کعبے کے برہمن

نذرانہ نہیں سود ہے پیران حرم کا ہر خرقہ سالوس کے اندر ہے مہاجن

میراث میں آئی ہے انہیں مسند ارشاد زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا یہ حکم ہے کہ ہر مسلمان صرف کتاب اللہ اور سنت صحیحہ کو اپنے لئے اسوہ بنائے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں، ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ (موطا) (محدث دہلی جلد ۸ ص ۳)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد 10 ص 116

محدث فتویٰ